شجاعیہ ٹائمز

انگریزی ہفت روزہ

اردو ایڈیشن/ Urdu Edition

14 جولائی 2025ء ☆ تعداد صفحات:4 ☆ قیمت:-/10 روپے

Al-Watan
Tours & Travels
Hajj & Umrah Group Operator.
Domestic & International Air Ticketing and Visa Services
#:Shop No.15, 16, Shujaiya Bazar, Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-66171244 / 9247772786

اسلامک فوبک فلمیں۔سچائی چھپانے کا ہتھیار

ہندوستان میں حالیہ برسوں میں فلم اور میڈیا کے ذریعہ جو بیانیہ قائم کیا جارہا ہے، وہ تخلیقی آزادی یا آزادی اظہار رائے کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک منظّم سیاسی، سماجی اور نظریاتی پروپیگنڈا ہے، جس کا مقصد صرف مسلمانوں کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ اس ملک کے اندر جاری اصلی مسائل، ظلم و ناانصافی اور سماجی و آئینی جرائم سے عوام کی توجہ ہٹانا بھی ہے۔''دی کشمیر فائلز''، ''دی کیرالہ اسٹوری'' اور تازہ ترین ''ادے پور فائلز'' جیسی فلمیں اسلاموفوبیا کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ ایک بڑی اور خطرناک چال کا حصہ ہیں، جس کے ذریعے اصل حقائق کو چھپایا جارہا ہے، تاریخ کو مسخ کیا جارہا ہے، اور اکثریتی عوام کے ذہنوں میں مسلمانوں کے خلاف زہر گھولا جارہا ہے۔

ان فلموں میں مسلمانوں کو دہشت گرد، غدار، سماج دشمن اور ملک مخالف قوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہی مسلمان اس ملک کی ترقی، تاریخ، تہذیب، آزادی اور ثقافت کا ایک ناقابلِ انکار حصہ رہے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے آج میڈیا، فلمی دنیا اور حکومت کی ملی بھگت سے انہیں ایک فرضی بیانیے کے تحت کٹہرے میں کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اگر واقعی ملک میں انصاف، سچائی اور انسانیت پر مبنی فلمیں بنانی ہوں تو انہیں ان مظلوم مسلمانوں پر بنانا چاہیے جنہیں نظامِ عدل نے بغیر کسی جرم کے دہائیوں تک قید و بند میں رکھا۔

''ادے پور فائلز'' جیسی فلمیں کنہیا لال کے قتل کے آڑ میں پورے اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کرتی ہیں، لیکن کیا آج تک کسی فلم ساز کو یہ توفیق ہوئی کہ وہ 2002ء کے گجرات فسادات پر ''گجرات فائلز'' بنائے؟ وہ نسل کشی جس میں ہزاروں مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا، حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کیے گئے، مسجدیں شہید کی گئیں، اور پوری بستیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا، اس پر کوئی فلم کیوں نہیں بنی؟ کیوں نہیں دکھایا گیا کہ کیسے بی جے پی کے نظامِ حکومت نے ان فسادات میں اپنی ناکامی یا ملی بھگت کو چھپانے کی کوشش کی؟ کیا یہ سچائی دکھانے سے سماج کو فائدہ نہیں ہوگا؟ لیکن چونکہ ان سچائیوں سے اکثریت کی خاموش حمایت اور حکومت کی ناکامی بے نقاب ہوتی ہے، اس لیے یہ فلمیں کبھی وجود میں نہیں آتیں۔

اسی طرح 1989ء کے بھاگلپور فسادات، جس میں مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام ہوا، سیکڑوں عورتوں کی عصمتیں لوٹی گئیں، اور ہزاروں افراد بے گھر ہوئے، آج تک فلمی پردے پر نظر نہیں آئے۔ جبکہ یہی میڈیا اور فلمی دنیا ہر اس واقعہ پر فوراً متحرک ہو جاتی ہے جہاں کوئی فردِ واحد کسی قابلِ مذمت حرکت کا ارتکاب کرے، اگر وہ مسلمان ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ سارا نظام انصاف، میڈیا اور فلمی دنیا کا ایک گٹھ جوڑ ہے جو ملک کے عوام کو اصل مسائل سے غافل رکھ کر ایک فرضی دشمن تراشتا ہے تاکہ ان کا غصہ، ان کی مایوسی اور ان کی بے بسی مسلمانوں پر نکالی جاسکے۔

ملک کی عدلیہ نے اکشردھام حملے کے الزام میں گرفتار مفتی عبدالقیوم منصوری کو گیارہ سال سلاخوں کے پیچھے رکھنے کے بعد باعزت بری کیا، اور کہا کہ ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا۔ لیکن ان کی تباہ شدہ زندگی پر کوئی فلم کیوں نہیں بنی؟ ان کے خاندان کی بربادی، ان کے جذباتی اور نفسیاتی صدمات پر کوئی کیمرہ کیوں نہیں گیا؟ کیا ایک بے گناہ مسلمان کی زندگی کی قیمت اس ملک میں اتنی کم ہو چکی ہے کہ اس کی کہانی کو سننے کے قابل بھی نہیں سمجھا جاتا؟ درحقیقت یہ خاموشی خود ایک جرم ہے، اور اس خاموشی کو چھپانے کے لیے ''کشمیر فائل'' اور ''ادے پور فائلز'' جیسے شور پیدا کیے جاتے ہیں تاکہ اصل سچائی پس منظر میں دفن ہو جائے۔ ہزاروں مسلمان نوجوان آج بھی جیلوں میں سڑ رہے ہیں، جن پر دہشت گردی کے فرضی الزامات لگائے گئے۔ سالوں بعد جب عدالتیں انہیں باعزت بری کرتی ہیں تو نہ کوئی معاوضہ، نہ کوئی معافی، نہ ہی کوئی پچھتاوا نظر آتا ہے۔ ان کی تباہ شدہ جوانی، ان کی ماؤں کی سسکیاں، ان کے بچوں کی بھوکی آنکھیں، ان سب پر کوئی فلم نہیں بنتی، کیونکہ یہ سچ فلموں کے اسکرپٹ میں فٹ نہیں بیٹھتا۔ یہاں فلم وہی بنتی ہے جو مسلمانوں کو ولن دکھائے، وہ نہیں جو سسٹم کی بدعنوانی، نفرت کی سیاست اور فرقہ پرست ذہنیت کو بے نقاب کرے۔ بابری مسجد کی شہادت ایک تاریخی سانحہ ہے۔ دن دہاڑے ایک تاریخی عبادت گاہ کو گرا دیا گیا، اور بعد میں عدالت نے یہ مانا کہ وہ توڑنا غیر قانونی تھا اور مسجد کسی مندر پر نہیں بنا تھا، لیکن پھر بھی زمین مندر کو دے دی گئی۔ کیا یہ انصاف ہے؟ کیا اس پر فلم بنانا ملک کی عوام کو سچ سے روشناس کرانا نہیں ہے؟ کیوں نہیں دکھایا جاتا کہ اس ملک میں کس طرح اکثریتی دباؤ اور مذہبی سیاست کے تحت عدالتی فیصلے بھی متاثر ہوتے ہیں؟ اگر ''ادے پور فائلز'' ایک شخص کے قتل کے آڑ میں پورے مسلم سماج کو بدنام کرنے کیلئے بن سکتی ہے تو بابری مسجد کی شہادت پر کیوں نہیں؟ اس لیے کہ وہاں مظلوم مسلمان تھے، اور ظالم کی پشت پناہی اقتدار کر رہا تھا۔ مسلمان خواتین کی زندگی اس ملک میں دوہری تلوار کے نیچے ہے۔ ایک طرف ان کے مذہبی تشخص کو نشانہ بنایا جاتا ہے، پردے پر طنز کیے جاتے ہیں، شرعی نظام کو پسماندگی کہا جاتا ہے، اور دوسری طرف خود سماج میں انہیں بے پردگی، اسلام مخالف قوانین، اور ہراسانی کا سامنا ہے۔ ''سلی ڈیلز'' (Sulli Deals) اور ''بلّی بائی'' (Bulli Bai) جیسے ایپس پر ان کی نیلامی کی جاتی ہے، سوشل میڈیا پر ان کے حجاب کو نشانہ بنایا جاتا ہے، اور عدلیہ خاموش تماشائی بنی رہتی ہے۔

کیا ان مسلم خواتین کی عزت و عصمت اور ان کے خلاف ہونے والی بھگوا سازشوں پر آج تک کوئی فلم بنی؟ نہیں، کیونکہ یہاں مقصد صرف مسلمانوں کو نیچا دکھانا ہے۔ شریعت پر حملے ہو رہے ہیں، اسلامی تعلیمی اداروں کو نشانہ بنایا جارہا ہے، مدارس پر دہشت گردی کا لیبل چسپاں کیا جارہا ہے، دارالعلوم دیوبند جس کے علماء کی بدولت ملک کو آزادی ملی اس ادارے کو دہشت گردی کا اڈا بتایا جارہا ہے، اور وقف املاک کو ہتھیانے کے لیے قانون بدلے جارہے ہیں۔ لیکن یہ سب موضوعات کبھی کسی فلمی ڈائریکٹر کا موضوع نہیں بنتے۔ کیونکہ ان پر روشنی ڈالنا موجودہ حکومت کی پالیسیوں کو بے نقاب کرنا ہوگا، اور ایسا کوئی فلم ساز یا پروڈیوسر کرنے کو تیار نہیں کیونکہ ان کے مالی مفادات، حکومتی حمایت، اور پروپیگنڈا مشینری کا چکر اس کی اجازت نہیں دیتا۔

اس تمام صورتحال کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ نہ صرف یہ فلمیں مسلمانوں کے خلاف نفرت بڑھاتی ہیں، بلکہ اصل سماجی، اقتصادی اور آئینی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹاتی ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری، تعلیمی بحران، کسانوں کی بدحالی، عدلیہ کی کمزوری، اور میڈیا کی جانبداری جیسے حقیقی مسائل کو پس منظر میں دھکیل کر ایک فرضی دشمن کی دیوار کھڑی کر دی گئی ہے تاکہ ہر سوال کو فرقہ واریت میں دفن کیا جاسکے۔ یہ فلمیں دراصل حکومتی ناکامیوں کی پردہ پوشی کے لیے ایک شطرنج کا مہرہ ہیں، اور ان کا ہدف صرف مسلمان نہیں بلکہ وہ ہر شخص ہے جو انصاف، عقل، اور آئینی قدروں پر یقین رکھتا ہے۔ جو آج مسلمانوں کے خلاف زہر کو نظرانداز کرے گا، کل اسے خود اس زہر کا نشانہ بننا پڑے گا۔ نفرت کے اس کاروبار کا نقصان صرف اقلیتوں کو نہیں بلکہ پورے ملک کو ہوگا۔ ایک ایسا سماج جو انصاف اور سچائی پر نہیں بلکہ جھوٹ اور تعصب پر قائم ہو، وہ زیادہ دن قائم نہیں رہ سکتا۔

یہ وقت ہے کہ ہم ان جھوٹے، گمراہ کن اور خطرناک بیانیوں کے خلاف ایک سچ پر مبنی، باوقار اور انسانیت نواز بیانیہ کھڑا کریں۔ ہمیں اب خاموشی، خوف یا وقتی مصلحت سے بالاتر ہو کر اس پروپیگنڈا کے طوفان کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہونا ہوگا۔ ہمیں اپنے قلم کو ہتھیار بنانا ہوگا، کیمرے کو سچ کا آئینہ بنانا ہوگا، آواز کو مظلوموں کی فریاد بنانا ہوگا، اور شعور کو بیداری کا پرچم بنانا ہوگا۔ ہمیں اس سرزمین پر ہونے والی نسل کشیوں، مذہبی ناانصافیوں، عدالتی زیادتیوں اور سماجی تفریق کی کہانیاں دنیا کے سامنے لانی ہوں گی۔

یہ وقت ہے کہ ہم صرف ''ادے پور فائلز''، ''کشمیر فائلز'' اور ''کیرالا اسٹوری'' جیسے جھوٹے فلم کے بیانیوں کا جواب نہیں بلکہ اس ملک کی حقیقی تاریخ، اصل المیوں اور مظلوم انسانوں کی پکار کو اجاگر کرنا ہوگا اور سچائی پر مبنی واقعات اور ظلم کی داستان کو دکھنا ہوگا۔ ہمیں دنیا کو یہ دکھانا ہوگا کہ ہندوستان صرف نفرت کی زمین نہیں، بلکہ سچائی، انصاف اور ضمیر والوں کی سرزمین بھی ہے۔ ہمیں یہ احساس دلانا ہوگا کہ اگر ظلم کے ساتھ طاقت ہے تو مظلوم کے ساتھ حق ہے، اگر پروپیگنڈا کے ساتھ پیسہ ہے تو سچ کے ساتھ خدا ہے۔ یہ جنگ صرف مسلمانوں کی نہیں ہے، بلکہ ہر اُس انسان کی ہے جو انصاف، عزتِ انسانی، برابری اور آئینی اقدار پر یقین رکھتا ہے۔

اگر ہم سب نے مل کر اب بھی خاموشی اختیار کی، تو آنے والی نسلیں صرف ہماری بے بسی کا نوحہ پڑھیں گی، ہمیں تاریخ کے کٹہرے میں لاکر کھڑا کریں گی اور سوال کریں گی کہ جب سچ پامال ہو رہا تھا، انصاف روندھا جارہا تھا، اقلیتوں کو شیطان بنا کر پیش کیا جارہا تھا، آئین اور قانون کی دھجیاں اڑائی جارہی تھیں؛ تب تم کہاں تھے؟ آج وقت ہے کہ ہم تاریخ کا صحیح رُخ متعین کریں۔ ایک ایسا رُخ جو سچ، عدل، امن، انسانیت، اور باہمی احترام پر قائم ہو، نہ کہ جھوٹ، نفرت، سیاسی مفاد اور اکثریتی تسلط پر۔ یہ تاریخ کا فیصلہ کن لمحہ ہے اور فیصلہ ہمیں کرنا ہے، آج، ابھی اور اسی وقت!

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہند کے مسلمانو!

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

Lulus The Pearls Shoppee...
Spl. in: Pearls Jewellery
Stone Necklace,
Rani Haar, Pearls,
Lac Bangles,
Stone Bangles,
Pearls Bangles Etc.
We Accept All Credit Cards
#:Shop No.9, Shujaiya Bazar,
Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-24515253 / 8019659606

معلوماتی
شجاعیہ ٹائمز
14 جولائی 2025ء

مناقب حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حسنین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار:
۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔(جامع الترمذی) خاتون جنت کے فرزندان ذی حشم علی کرم اللہ وجھہ الکریم کے لخت جگر حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو جنت کے نوجوانوں کا سردار فرمایا گیا ہے اور یہ فرمانا ہے تاجدار کائنات نبی آخر الزمان رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔حسنینؓ کی محبت، محبت رسول ہے۔ ایک حدیث پاک میں آتا ہے: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حسنؓ اور حسینؓ دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔(مسند احمد بن حنبل) تاجدار عرب وعجم حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہما سے جس نے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ ذرا غور کریں کہ حضور ﷺ سے بغض رکھنے والے کا کہاں ٹھکانہ ہے؟ اس کے دین اور ایمان کی کیا وقعت ہے؟ باری تعالیٰ حسنین کریمینؓ سے تو بھی محبت کر۔حضرت عطاءؒ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اسے بتایا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرات حسنین کریمینؓ کو اپنے سینے سے چمٹایا اور فرمایا ''اے اللہ میں حسن اور حسین سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر،، (مسند احمد بن حنبل) بارگاہ خداوندی میں آقائے کائنات ﷺ کے مقدس ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں معطر اور معتبر لبوں پر دعائیہ کلمات مہک رہے ہیں کہ باری تعالیٰ تو بھی حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی محبت کا سزاوار ٹھہرا، یہ دعائیہ کلمات بھی حضور رحمت عالم کے لب اقدس سے نکلے ترجمہ ''مولا! مجھے حسن اور حسین رضی اللہ عنہ سے بڑا پیار ہے تو بھی ان سے پیار کر۔ جو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے پیار کرتا ہے گویا وہ مجھ سے پیار کرتا ہے''۔

دوش پیغمبر ﷺ پر سواری: حضور ﷺ کو اپنے لاڈلے نواسوں سے کتنی محبت تھی وہ انہیں کتنا چاہتے تھے شاید آج ہم اس کا اندازہ نہ کرسکیں کیونکہ ہم جھگڑوں میں پڑ گئے ہیں، حقیقتیں ہماری نظروں سے اوجھل ہوچکی ہیں، حقائق کا چہرہ گرد آلود ہے، آئینے دھند میں لپٹے ہوئے ہیں حالانکہ خلفائے راشدینؓ اور اہل بیت نبوی رضی اللہ عنھم اخوت اور محبت کے گہرے رشتوں میں منسلک تھے۔ خاندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام کی فضائے نور قلب ونظر پر محیط تھی۔ علی رضی اللہ عنہ کے نور نظر، اصحاب رسول کی آنکھوں کا تارا تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حسن اور حسین دونوں کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر سوار ہیں میں نے کہا کتنی اچھی سواری تمہارے نیچے ہے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاً فرمایا سوار کتنے اچھے ہیں۔(مجمع الزوائد) وہ منظر کیا دلکش منظر ہوگا۔ جنت کے جوانوں کے سردار شہزادہ حسن اور شہزادہ حسین اپنے نانا جان کے مقدس کندھوں پر سوار ہیں، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ روح پرور منظر دیکھتے ہیں اور شہزادوں کو مبارکباد دیتے ہوئے بے ساختہ پکار اٹھے ہیں، شہزادو! تمہارے نیچے کتنی اچھی سواری ہے۔ فرمایا تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: عمر! دیکھا نہیں سوار کتنے اچھے ہیں؟ وہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما، جنہیں آقائے دو جہاں کے مقدس کندھوں پر سواری کا شرف حاصل ہوا اور وہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنہیں چوسنے کے لئے اپنی زبان مبارک عطا کی، جنہیں اپنے لعاب دہن سے نواز، جنہیں اپنی آغوش رحمت میں بھلایا۔

حالت نماز میں پشت اقدس کے سواری: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے (دیر سے) عشاء کی نماز آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں گئے حسن اور حسین دونوں بھائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر چڑھ گئے، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر انور سجدے سے اٹھایا تو دونوں کو اپنے ہاتھوں سے آرام سے تھام لیا اور زمین پر بیٹھا لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں جاتے تو وہ دونوں یہی عمل دہراتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حالت میں پوری نماز ادا فرمائی۔ پھر دونوں شہزادوں کو اپنی گود میں بٹھایا۔(مسند احمد بن حنبل) یہ سجدہ خدا کے حضور ہو رہا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت نماز میں ہیں، سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے دونوں شہزادوں کو تھام لیا کہ کہیں یہ معصوم شہزادے نیچے نہ گر جائیں اور بڑی احتیاط سے انہیں زمین پر بٹھادیا۔ حسن اور حسین نماز کے دوران پشت مبارک پر چڑھے رہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت نماز میں احتیاط سے انہیں اتارتے رہے حتی کہ نماز مکمل ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں شہزادوں کو اپنے آغوش محبت میں سمیٹ لیا۔

جن کے لئے سجدہ طویل کردیا گیا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت نماز میں سجدے میں تھے کہ حسن اور حسین آئے اور پشت مبارک پر چڑھ گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان کی خاطر) سجدہ طویل کردیا (نماز سے فراغت کے بعد) عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سجدہ طویل کرنے کا حکم آ گیا۔ فرمایا نہیں میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میری پشت پر چڑھ گئے تھے میں نے یہ ناپسند کیا کہ جلدی کروں۔(مجمع الزوائد) یعنی حسن اور حسین رضی اللہ عنھم جب حالت نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصداً سجدہ طویل کردیا تاکہ حسن اور حسین رضی اللہ عنھم گر نہ پڑیں ان کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے۔ یہ دونوں شہزادے حضرت علی شیر خدا اور خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا کے فرزندان ارجمند تھے۔ لیکن یہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی بھی ٹھنڈک تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری دنیا کو اپنے قول وعمل سے بتادیا کہ علی اور فاطمہ سلام اللہ علیھما، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے بھی لخت جگر ہیں یہ میری نسل سے ہیں، یہ میری ذریت ہیں اور فرمایا ہر نبی کی اولاد کا نسب اپنے باپ سے شروع ہو کر دادا پر ختم ہوتا ہے مگر اولاد فاطمہ کا نسب بھی میں ہوں وہ میرے بھی لخت جگر ہیں۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں مجھے بے چین کر دیتی ہے ہر وہ چیز جو اسے بے چین کرتی ہے اور مجھے خوش کرتی ہے ہر وہ چیز جو اسے خوش کرتی ہے۔ قیامت کے روز تمام نسبی رشتے منقطع ہو جائیں گے ماسوا میرے نسبی، قرابت داری اور سسرالی رشتے کے۔(مسند احمد بن حنبل)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر سے مشابہت:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لخت جگر ہونے کے ناطے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو چونکہ قربانی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مظہر بنایا گیا تھا اور انہیں ذبح عظیم کی خلعت فاخرہ عطا کی گئی تھی اس لئے امام حسین رضی اللہ عنہ کے جسم کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر سے قریبی مشابہت کے اعزاز سے بھی نوازا گیا تھا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد جب لوگوں کو اپنے عظیم پیغمبر کی یاد ستاتی، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کی یاد دلوں میں اضطراب پیدا کرتی تو وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے در دولت پر حاضر ہوتے اور حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کر کے اپنی آنکھوں کی تشنگی کا مداوا کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس نظروں میں سما جاتا۔ صحابہؓ یہ بھی جانتے تھے کہ نواسہء رسول کو خلعت شہادت سے سرفراز ہونا ہے کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ سن چکے تھے اس حوالے سے بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اصحاب رسول کی نگاہوں کا مرکز بن گئے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم سے مروی ہے کہ حضرت حسن سینے سے لیکر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے اور حضرت حسین اس سے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے۔(جامع الترمذی)

حسین کی محبت اللہ کی محبت:۔ حضرت یعلی بن مرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔(جامع الترمذی) وہ حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں اور یہ کہ اللہ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے اب جس سے اللہ محبت کرتا ہے۔ اس سے عداوت رکھنا اور اس کا خون ناحق بہانا کتنا بڑا جرم ہے؟ استقامت کے کوہ گراں سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ایک فاسق اور فاجر کے دست پلید پر بیعت کرلے گا بالکل فضول سی بات ہے۔ اہل حق راہ حیات میں اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کردیتے ہیں لیکن اصولوں پر کسی سمجھوتے کے روادار نہیں ہوتے اگر کربلا کے میدان میں حق بھی باطل کے ساتھ سمجھوتہ کرلیتا تو پھر قیامت تک حق کا پرچم بلند کرنے کی کوئی جرات نہ کرتا، کوئی حرف حق زبان پر نہ لاتا، درندگی، وحشت اور بربریت پھر انسانی معاشروں پر محیط ہوجاتی اور قیامت تک کے لئے جرات و بیباکی کا پرچم سرنگوں ہوجاتا اور نانا کا دین زاغوں کے تصرف میں آ کر اپنی اقدار اور روح دونوں سے محروم ہوجاتا۔ اسی طرح ایک اور روایت ہے: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے حضرت حسین علیہ السلام کو اٹھایا ہوا تھا اور یہ فرمارہے تھے اے اللہ میں اس (حسین) سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔(المستدرک للحاکم) اگر ہم حضور ﷺ کی غلامی کا دم بھرتے ہیں، اگر رسول ﷺ کی محبت کو اپنا اوڑھنا بچھونا قرار دیتے ہیں، اگر عشق رسول ﷺ کو اپنا تشخص گردانتے ہیں تو پھر حضور ﷺ جس سے محبت کرتے ہیں اور بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ میں حسین سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، رسول ﷺ کے اس محبوب حسینؓ سے بغض عداوت کا تصور بھی ہمارے ذہن میں نہیں آنا چاہیے بلکہ محبوب ﷺ کے اس محبوب سے والہانہ محبت کا اظہار کر کے اپنے رسول ﷺ سے گہری وابستگی کو مزید مستحکم بنانا چاہئے کہ قصر ایمان کی بنیادوں کو مضبوط بنانے کا یہ ایک موثر ذریعہ ہے۔ اہل بیت کی محبت اور اصحاب رسول ﷺ کی محبت دراصل ایک ہی محبت کا نام ہے۔ ان محبتوں کو خانوں میں تقسیم کرنا، امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا ہے، اس ملت اسلامیہ کو دوئی کے ہر تصور کو مٹا کر اخوت ومحبت اور یگانگت کے ان سرچشموں سے اپنا ناطہ جوڑ لینا چاہیے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا طرہ امتیاز اور شوکت و عظمت اسلام کا مظہر تھا۔ حضور ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا گویا حسین سے نفرت حضور ﷺ سے محبت کی عملاً نفی ہے اور کوئی مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسین بن علی رضی اللہ عنھما کے بارے میں فرمایا "جس نے اس (حسین) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی"۔

حلقۂ ذکر الٰہی، تعلیمات اسلامی ودینی تربیتی مجالس

بروز جمعرات
☆ بعد عصر تا مغرب: حلقۂ ذکر جہری و وعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنا میر شجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ، عیدی بازار حیدرآباد)۔

بروز جمعہ
☆ 2-00 تا 3-00 بجے: خطاب، علامہ مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری، آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے
☆ بعد نماز جمعہ: مجلس درود وذکر، نذرانۂ سلام بحضور خیر الانام ﷺ۔

بروز ہفتہ
☆ دینی تربیتی کیمپ
بعد مغرب تا اتوار کی عشاء
ذکر واذکار، وظائف و درود، فقہی و بنیادی مسائل، تذکرۃ الاولیاء، مراقبہ، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد واشراق کی عملی تربیت
(بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروز اتوار
☆ دوپہر 2 تا 3 بجے: حلقۂ ذکر، درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ، فقہی مسائل، تذکرۃ الاولیاء۔

بروز پیر
☆ بعد نماز مغرب تا عشاء حلقہ ذکر و درس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

بروز منگل
☆ مغرب تا عشاء: درس تصوف، سوال وجواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)
☆ بعد گیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعد نماز مغرب ذکر جہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ، عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

زیرنگرانی وزیرسرپرستی
حضرت العلامہ مولانا
سید شاہ عبیداللہ قادری، آصف پاشاہ صاحب قبلہ
سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ، متولی وخطیب جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد۔

زیرانتظام:
انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھراپردیش
040-66171244

تصانیف شعبہ نشرواشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆کشف الخلاصہ ☆مناجات ختم قرآن مجید ☆دینی تعلیمی نصاب
☆خطبات شجاعیہؒ ☆سیرت شجاعیہؒ ☆مناقب شجاعیہؒ
☆دل کی بیماریاں اوران کا علاج ☆رسالہ فضائل رمضان ☆اوراد ووظائف

Books of Shujaiya Anjuman-e-Khadimeen

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. PH:040-66171244

شجاعیہ ٹائمز

معلوماتی

14 جولائی 2025ء

سورۃ الاعراف

.1 اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے بیزاری (و دست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن سے تم نے (صلح و امن کا) معاہدہ کیا تھا (لیکن اُنہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے حالتِ جنگ کو پھر بحال کر دیا) .o2 پس (اے مشرکو!) تم زمین میں چار ماہ (تک) گھوم پھر لو (اس مہلت کے اختتام پر تمہیں جنگ کا سامنا کرنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے .o3 (یہ آیات) اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے تمام لوگوں کی طرف حجِ اکبر کے دن اعلانِ (عام) ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی (ان سے بری الذمّہ ہے)، پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کر لو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے، اور (اے حبیب!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں o

.6 اور اگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دے دیں تاآنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے o

.7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے .o7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہو سکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے 9.o انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی پھر اس (کے دین) کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے، بیشک بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں o

حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو پراگندہ بال اور غبار آلود (یعنی نہایت خستہ حال اور پریشان صورت) نظر آتے ہیں جن کو (ہاتھ یا زبان کے ذریعہ) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے لیکن وہ (خدا کے نزدیک اتنا اونچا درجہ رکھتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا لیں تو اللہ ان کی قسم کو یقیناً پورا کرے۔" (مسلم)

" جن کو دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے" اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ واقعتاً دنیاداروں کے دروازوں پر جاتے ہیں ان کو وہاں سے دھکیلا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے لئے دنیا کی ظاہری زینت و عزت کی چیزوں سے دور رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے ذلت اٹھانا پڑے، بلکہ اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی روحانی عظمتوں کا راز ان کی شکستہ حالی میں پوشیدہ ہوتا ہے اور ان کا ظاہر، ان کے باطن کا اس حد تک سرپوش ہوتا ہے کہ اگر بالفرض وہ کسی کے گھر جانا چاہیں تو لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر و منزلت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دروازہ ہی پر روک دیا جائے مکان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ دروازوں سے دھکیلے جا سکتے ہیں تو ان کو مجلسوں اور محفلوں میں آنے سے بطریق اولیٰ روکا جا سکتا ہے اور اس میں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ ایسی حالت میں رہیں جس سے لوگ ان کی طرف مائل و ملتفت ہوں، تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی انس و رغبت نہ ہو۔ پس حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان پاک نفس بندوں کو دنیاداروں اور ظالموں کے دروازوں پر کھڑے رہنے اور ان کے حرام مال کے کھانے پینے سے محفوظ رکھتا ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنے مریض کو آب و ہوا اور نقصان دہ غذاؤں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے مولیٰ کے در کے علاوہ اور کسی دروازے پر حاضری نہیں دیتے اور اپنے کمال استغناء اور بے نیازی کی وجہ سے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

"اور اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں الخ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کر کے اور اس کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا یا فلاں کام نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کرتا ہے بایں طور کہ ان کے کہنے کے مطابق اس کام کو کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

حضرت سیدنا امام حسینؓ کی شہادت عظمی کا عظیم مقصد بقائے حق وصداقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال اقدس کا عکس اور سیرت طیبہ کا پرتو سبط معظم شہید اعظم حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی صورت و سیرت میں نمایاں تھا جنھوں نے اپنی بے نظیر قربانیوں اور شہادت کے ذریعہ دنیا کو حق و باطل کا فرق سمجھا کر اقامت دین کی خاطر ہر طرح کے ایثار اور بقائے حق وصداقت کے عظیم مقصد کے لئے سب کچھ قربان کر دینے کا راستہ دکھایا، احقاق حق اور ابطال باطل، یقین و توکل، عزم و استقامت، جراءت و ہمت، شجاعت و حوصلہ مندی اور صبر و رضا کا کوئی تذکرہ ہو وہ حضرت امام حسینؓ اور واقعہ کربلا کے اولین حوالے کے بغیر نامکمل رہ جاتا ہے۔

حضرت امام حسینؓ کی شہادت تاریخ عالم کا نہایت غم ناک اور حیرت انگیز سانحہ ہے ظلم و استبداد، حق ناشناسی، خود غرضی، نفس پرستی، ناانصافی اور عدم مساوات کے ناپسندیدہ معمولات اور ضد، شر انگیزیوں اور ہٹ دھرمی کے اندھیروں میں رحم و مروت، حق پرستی، بے غرضی و اخلاص، عدل و انصاف اور ایثار و وفا کے چراغ جلاتے رہنا ہمیشہ ہی اہل حق وصداقت کا شعار رہا ہے۔

حضرت امام حسینؓ اور آپ کے اقرباء و انصار نے ان تمام محاسن اور خوبیوں کے اجالوں سے جادۂ عمل کو ہمیشہ کے لئے تابناک و منور بنا دیا۔ قیام حق و انصاف اور تدارک ظلم و استبداء کے لئے جدو جہد اور مخلصانہ کاوش کرنے والوں کے نزدیک عددی قوت یعنی قلت و کثرت کوئی معنی نہیں رکھتی، حصول مقصد کی اہمیت ہوتی ہے فتح و کامیابی مقصد حقہ کا پا جانا ہے۔

حضرت امام حسینؓ نے اس معرکہ حق و باطل میں جام شہادت نوش کر کے جو ظفر مندی پائی ہے اس کی حقیقت سے ہر صاحب نظر خوب واقف ہے اور قیامت تک جملہ حق پسندوں کو اس کا صحیح احساس رہے گا معرکہ کربلا نے واضح کر دیا کہ کثرت تعداد، سامان حرب اور جنگی طور و طریق اہل حق کے عزائم پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ 72 نفوس عالیہ کا ہزاروں اشقیاء کے مقابلہ میں حق پرستانہ استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنا اور متاع جان کا لٹاتے جانا اس کی بہترین مثال ہے۔

حضرت امام حسینؓ اور خانوادۂ نبوت کے محترم افراد، مہاجرین اور انصار کا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آنا، وہاں سے کربلا تک کا سفر محض اقامت دین، تحفظ شریعت مطہرہ اور ظلم و تشدد کے خلاف عملی جدو جہد دراصل حق پرستانہ کاوش اور ابطال باطل کے لئے بے نظیر اقدام تھا۔ سبط رسول مقبول حضرت سیدنا امام حسینؓ نے اپنے شایان شان اقدام کیا، سچائی کی خاطر اپنی گردن کٹوانا منظور کر کے ثابت کر دیا کہ بڑے لوگوں کے کام بھی بڑی نوعیت کے ہوا کرتے ہیں۔ امت مسلمہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ اور حضرت امام حسینؓ کی مبارک زندگی اور حق و صداقت پر مبنی تعلیمات پر عمل پیرائی لازمی اور موجب سعادت دارین ہے۔

حضرات حسنین کریمین نوجوانان جنت کے سردار ہیں :-

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم نے فرمایا ’’(حضرت اِمام) حسنؓ اور (حضرت اِمام) حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں‘‘ (مشکوٰۃ) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں جاؤں، آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کروں اور آپ سے سوال کروں کہ میری اور آپ کی بخشش کے لئے دُعا فرمائیں۔ (فرماتے ہیں) میں حضور کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا پھر میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کی یہاں تک کہ نمازِ عشاء بھی ادا کی۔

پھر آپ ﷺ حجرہ کی طرف روانہ ہوئے میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ ’’میری آواز کو سنا اور فرمایا یہ کون ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا) کیا حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا، جی (یا رسول اللہ ﷺ) پھر فرمایا تجھے کیا حاجت ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا) اللہ تعالیٰ تیری بخشش بھی فرمائے اور تیری والدہ کی بھی بخشش فرمائے پھر فرمایا ’’یہ فرشتہ ہے جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا۔ اِس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھ پر سلام پڑھے اور مجھے بشارت دے کہ (حضرت سیّدہ) فاطمۃ (الزہرہؓ) جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘ (مشکوٰۃ، ترمذی، مسند احمد، کنز العمال)

شجاعیہ ٹائمز

14 جولائی 2025ء

سوانحِ حیات قطبِ دکن شہید اسلام علامۂ عصر

حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالی نے انسان کو اپنی عبادت وطاعت کے لئے پیدا فرمایا اور تخلیقِ انسانی کا یہی اصل مقصد ہے۔ چونکہ اللہ تعالی نے انسان کی فطرت میں بھلائی، برائی، نیکی بدی دونوں ہی چیزیں پیدا فرمائی ہے۔ اسی لئے اگر انسان راہ راست سے بھٹک جائے تو اس کی رشد وہدایت کے لئے انبیاء علیھم السلام کے مبارک سلسلہ کو شروع فرمایا اور یہ مبارک سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہوا۔ چونکہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کے لئے کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ اس لئے آپ ﷺ پر اللہ تعالی نے ایک جامع کتاب قرآن مجید نازل فرمائی۔ جس میں امت کی رہنمائی کے لئے تمام چیزیں بیان کردی گئیں ہیں۔ ساتھ ہی اللہ تعالی نے حضور ﷺ کی امت میں رشد وہدایت کے مبارک عمل کو امت کے صالحین کے سپرد فرمایا جنہیں اصطلاح شریعت میں اولیاء کرام کہا جاتا ہے۔

اللہ پاک نے اپنے کلامِ پاک میں اپنے مقبول بندوں کا ذکر متعدد مقامات پر فرمایا ہے۔ کہیں اُن کو اولیا اللہ فرمایا، کہیں صادقون، کہیں مقربون، تو کہیں سابقون اور کہیں ابرار وغیرہ کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سورہ یونس میں ارشاد ربانی ہے ترجمہ: یاد رکھو! جو لوگ اللہ کے دوست ہیں نہ انہیں کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (یہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے اور (معاصی سے) پرہیز کرتے رہے ان کے لئے دینا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے (یہ اللہ کا وعدہ ہے) اور اللہ کی باتوں میں کچھ فرق نہیں ہوا کرتا یہ بڑی کامیابی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو نہ انبیاء کرام علیھم الرضوان ہیں نہ شہداء، قیامت کے دن انبیاء کرام علیھم السلام اور شہداء انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام کو دیکھ کر ان پر رشک کریں گے صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جن کی ایک دوسرے سے محبت صرف اللہ پاک کی خاطر ہوتی ہے نہ کہ رشتہ داری اور مال دین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کے چہرے نور ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں) پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے۔ انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ خبردار بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔ (ابوداؤد)

کتاب وسنت کے عرف میں۔ ولی۔ اس شخص کو کہتے ہیں جس میں ایک خاص اور ممتاز درجہ کا ایمان اور تقویٰ پایا جاتا ہو۔ وہ یہ کہ اللہ کی عظمت اور اس کا جلال ہر وقت اس کی نظروں کے سامنے ہو اور اس کا قرب اللہ کی محبت اور اس کی خشیت سے لبریز ہو۔ اللہ پاک کا ولی وہ ہے جو نور ایمانی اور نور تقویٰ سے منور ہو۔ یعنی قوت نظریہ اور قوت عملیہ کے لحاظ سے کامل اور مکمل ہو یا بالفاظ دیگر ولی وہ ہے جو ایمان میں کامل ہو اور حتی الوسع حق عبودیت میں مقصر نہ ہو۔ (معارف القرآن)

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ہمیں اولیاء اللہ کی معیت اور صحبت اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا (اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو اُن لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح وشام اپنے ربّ کو یاد کرتے ہیں، اُس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں، تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں اُن سے نہ ہٹیں۔ کیا تو (اُن فقیروں سے دِھیان ہٹا کر) دُنیوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے؟ اور تو اُس شخص کی اِطاعت بھی نہ کر جس کے دِل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دِیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اُس کا حال حد سے گزر گیا ہے O

اِس اِرشادِ ربانی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط سے اُمتِ مسلمہ کے عام افراد کو یہ حکم دِیا جارہا ہے کہ وہ اُن اولیاء اللہ کی معیت اور صحبت اِختیار کریں اور اُن کی حلقہ بگوشی میں دِلجمعی کے ساتھ بیٹھے رہا کریں، جو صبح وشام اللہ کے ذِکر میں سرمست رہتے ہیں اور جن کی ہر گھڑی یادِ الٰہی میں بسر ہوتی ہے۔ اُنہیں اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کسی اور چیز کی طلب نہیں ہوتی، وہ ہر وقت اللہ کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں۔ یہ بندگانِ خدا مست صرف اپنے مولا کی آرزو رکھتے ہیں اور اُسی کی آرزو میں جیتے ہیں

اور اپنی جان جاں آفریں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اللہ کے ولیوں کی یہ شان ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہونا چاہتے ہیں اُنہیں چاہیئے کہ سب سے پہلے وہ ان اولیاء اللہ کی صحبت اِختیار کریں۔ چونکہ وہ خود اللہ کے قریب ہیں اور اِس لئے اللہ تعالیٰ نے عامۃ المسلمین کو اُن کے ساتھ جڑ جانے کا حکم فرمایا ہے۔ اہل اللہ نبی اکرم ﷺ کی شریعت اور آپ ﷺ کی احادیث کی روشنی میں عام انسانوں کو نیکی و پرہیزگاری کی جانب متوجہ کرتے ہیں ان کی زندگیوں میں انقلاب لانے کا سبب بنتے ہیں شاید انہی بزرگوں کی صحبتوں سے انسانوں میں صالح جذبات، پاکیزہ اعمال، نفس کا تزکیہ اور روح میں تجلیات کا پیدا ہونا ممکن ہے انہی اولیاء اللہ نے عوام وخواص سبھی کو شرک وبدعت اور مختلف اقسام کی گمراہی سے بچانے نیز عبد ومعبود کے ربط وتعلق کو نہ صرف استوار کرنے کی سعی کی بلکہ اسے مستحکم ومضبوط بنایا تا کہ وہ خدائے برتر وبزرگ کی عبادت اور اس کے قرب کی دولت سے مالا مال ہوں

اولیاء اللہ نے شریعت محمدی ﷺ کی نورانی روشنی میں اسی کام کو اپنی زندگیوں کا حاصل سمجھا اور متقی ومنتخب بندگان حق ہر دور، ہر زمانہ میں حق کے متلاشیوں کیلئے خضرِ وقت کا کام انجام دیتے رہے، عصر حاضر میں اللہ والوں کی یہ دعوت یاد الٰہی اور عشق رسول ﷺ کے جذبوں کو تازہ کرتی ہے ان ہی اولیاء اللہ میں سے دکن کی ایک معروف ومشہور ہستی قطب دکن شہید اسلام حضرت علامہ العصر حاجی وحافظ سید عبداللہ شاہ قادری شہید قدس سرہ العزیز قطب الہند مبلغ اسلام وبانی اشاعت علوم شرعیہ طریقہ وجامعہ شجاعیہ وحفاظ فیوض عرفانیہ برسرزمین دکن شیخ الشیوخ حافظ سیدنا شجاع الدین حسین قادری قدس سرۃ العزیز کے خلف صاحبزادے تھے۔ بارہویں صدی ہجری میں سرزمین برہان پور میں ولادت باسعادت عمل میں آئی۔ ایک جلیل القدر قابل فخر دین وملت قطب وابدال کامل کے صاحبزادے ہونے کے شرف میں اپنے آبا واجداد کے جامع والصفات وکمالات وفیوض کے سرچشمہ تھے۔ اپنے بزرگوار کے آغوش میں زبردست تعلیم وتربیت حاصل کی کم عمری میں ہی علم وفضل وروحانیت وتقویٰ میں بلند مرتبہ پر فائز ہوئے۔ جس طرح سے مخلوق خدا کی اصلاح وہدایت کا عظیم الشان منصب جلیلہ آپ کے والد بزرگوار واجداد کے لیے قدرت نے مختص کیا اس کے تمام تر اثرات آپ میں بچپن ہی سے نمایاں نظر آتے تھے۔ لیکن صاحبزادے میں جلالی صفات زیادہ نمایاں تھیں، اپنے والد بزرگوار حضرت قطب الہندؒ کی طرح ایک جید عالم فاضل، متشرع طریقت حقیقت ومعرفت کے علمبردار جید حافظ وقاری، قطبیت ولایت کے حامل جامع الکمال، مقبول ومنظور نظر خداوندی ورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ تھے۔ جلال کا یہ عالم تھا جس سرکش پر نظر فرماتے ہیبت ولایت سے مطیع ہو جاتا۔ برسوں ریاضت ومجاہدہ میں بسر ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار کی اتباع میں حج وزیارت پا پیادہ متعدد مرتبہ سفر کیا۔

بیشتر حصہ عالم تجدید، درس وتدریس اور فتاوے، دعوت وارشاد جس طرح والد بزرگوار کا ایک مقدس مشن تھا جس میں قطب الہندؒ نے ہزاروں عیسائی واہل ہنود کو مشرف بہ اسلام کیا، ہزاروں مسلمانوں کے ایمانی تجدید اور عقائد کی اصلاح کی لاکھوں شاگرین ومریدین پیدا ہوئے جو اکثر مشاہر اسلام کی فہرست میں شمار ہوئے ہیں کئی جماعتیں دیگر ممالک میں اسلام واشاعت شرعیہ وطریقہ کے پھیلانے کے لیے روانہ کی جاتی تو اکثر اپنے صاحبزادے کی سرکردگی میں بھیجی جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ جب شہید اسلام علیہ الرحمہ ایک مشن پر روانہ ہوئے دوران سفر میں مہاراشٹرا کے مقام پر ۲ بجے شب ایک معرکہ پیش آیا اور وہاں پر ہی حضرت سید عبداللہ شہیدؒ کی شہادت ہوئی، اسی شب والد بزرگوار حضرت قطب الہندؒ جامع مسجد شجاعیہ چارمینار کے صحن مسجد میں اضطراب کے عالم میں یہ کہتے ہوئے ٹہل رہے ہیں کہ عبداللہ، اللہ کو پیارا ہوگیا، تمام مریدین آپؒ کی اس کیفیت کو دیکھ کر فرط غم میں رو پڑے اور بادشاہ وقت ناصرالدولہ بہادر کو یہ خبر ملتے ہی فوری شہسوار روانہ کیے، چوتھے روز اطلاع عام ہوئی اور حضرت قطب الہندؒ کی اضطراب والی کیفیت کی تصدیق ہوئی اور ایک تہلکہ مچ گیا، شہر اور بیرون شہر سے لوگ جوق در جوق جمع ہونے لگے اور اکثر اکابرین کا اسرار تھا کہ نعش مبارک کو حیدرآباد لایا جائے چونکہ حضرت شہیدالاسلام کو وہاں پر ہی دوسرے روز دفن کر دیا گیا تھا۔ اس لیے حضرت قطب الہندؒ نے مانع شریعت کی بناء پر قبر سے نعش کو نکالنے سے منع کرتے رہے جب مسلسل اسرار بڑھتا گیا تو آپ نے ان اکابرین سے اقرار کروایا کہ اگر وہ روز قیامت اس کی ذمہ داری شریعت کے مانع ہونے کے باوجود لیتے ہیں تو میں مانع نہیں ہوں، فرط عقیدت کی بناء پر لوگوں نے ذمہ داری قبول کرتے ہوئے نعش مبارک لانے کے لیے روانہ ہوگئے۔ اس دوران میں ایک ماہ کا عرصہ گزر گیا تھا جب ایک گروہ قبر کشادہ کیا تو دیکھتے ہیں کہ نعش مبارک اور کفن تازہ اور پاک وصاف ہے اور خوشبو کی مہک سے سارا علاقہ معطر ہوگیا۔

نعش مبارک حیدرآباد لائی گئی اور لاکھوں کا اژدھام تھا اور مکہ مسجد میں نماز جنازہ والد بزرگوار حضرت قطب الہندؒ نے پڑھائی۔ جب دیدار کی نوبت آئی تو حضرت ایستادہ رہ کر چادر ہٹانے کا حکم فرمائے، جیسے ہی چادر الٹانا تھا کہ نعش مبارک کے دونوں پیر قریب سمٹ گئے قطب الہندؒ فوری فرمایا کے چادر ڈھانک دو اور جتنے بھی لوگ جنازہ کے قریب تھے یہ منظر دیکھے چکے ان سب کو تاکید کی کہ اس واقعہ کو کسی اور سے نہیں کہنا۔ حقیقت بات یہ تھی کہ والد بزرگوار پیروں کے پاس کھڑے تھے سوئے ادبی کی بناء پر صاحبزادے نے پیر قریب کرلیا۔ یہ واقعہ قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کا بین ثبوت وتصدیق ہے کہ ''وَلاَ تَقُولُوا لِمَن يُقتَلُ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَموَاتٌ بَل أَحيَاءٌ وَلَكِن لاَّ تَشعُرُونَ O''۔ ترجمہ: تاکیداً ارشاد باریٰ ہیکہ ''مت کہو ان نیک بندوں کو مردہ جو ہماری راہ میں قتل (شہید) ہوئے بلکہ وہ زندہ جاوید ہیں، لیکن تم لوگوں کو اس بات کا شعور وبصارت نہیں ہے جو تم ان کو دیکھ سکو''۔

حضرت شہیدالاسلامؒ ایک زبردست ولی کامل اور باکمال وکرامات کے حامل بزرگ تھے۔ آپ کی مفصل سوانح حیات مستند تواریخ میں موجود ہیں۔ آپکے دو صاحبزادے حضرت شیخ الاسلام سلطان العارفین علامہ حافظ سید دائم قادریؒ و حضرت علامہ حافظ سید محمد قائم قادریؒ ہیں۔ حضرت علامہ دائم صاحب پوتے حضرت قطب الہندؒ وجانشین اول خانوادے شجاعیہ عالیہ حضرت قطب الہندؒ کی آغوش میں ہی تعلیم وتربیت پائے، علم وفضل اور تقویٰ وبزرگی میں زبردست مرتبہ پر فائز ہوئے اور مقام ولایت کو پہنچے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے زیدۃ السالکین بحرالعلو حضرت علامہ حافظ سید عبداللہ شاہ ثانی وجانشین ثانی خانوادے شجاعیہ عالیہ ابتدائی عمر سے ہی غیر معمولی خرقہ عادات وکرامات سے بحرور تھے، سینکڑوں بندگان خدا کو مشرف بہ اسلام اور آپ کے فیوض سے مستفیض فرمائے، آپ کے اکلوتے صاحبزادے وجانشین ثالث شمس الاسلام علامہ حضرت سید یٰسین شاہ صاحب قادریؒ جو زبردست عالم فاضل اپنے وقت کے باکمال بزرگ تھے۔

بادشاہ وقت میر محبوب علی خان بہادر آصف جاہ کے استاد اور تمام روساء اور امرائے پائیگاہ آپ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے، اپنے ہمعصر بزرگان دین میں بڑی قدر منزلت وعظمت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے، آپ کے بڑے صاحبزادے وجانشین خاص مجاہد اسلام افضل المشائخ وپیر طریقت حضرت مولانا سید شاہ غلام صمدانی صاحب قادریؒ جو ایک ہمہ گر اوصاف کے حامل بزرگ تھے جن کا وصال ۲۰؍رمضان المبارک کو ہوا۔ اور آپ کے صاحبزادے وجانشین حضرت علامہ قاری سید شاہ شجاع الدین قادری ثانیؒ جو ایک سنجیدہ عالم دین منبع فیض رساں علوم دینی ودنیوی کے ماہر ممتاز واعظ وخطیب خداداد صلاحیتوں وکمالات کے حامل اپنے بزرگان سلسلہ کے کاربند سینکڑوں بندگان خدا کو فیوض جود وسخا سے فیض یاب کراتے رہے، اور حضرت شجاع الدین ثانیؒ کے منجھلے صاحبزادے مولانا سید ابراہیم پاشاہ قادری موجودہ سجادہ نشین بارگاہ حضرت عبداللہ شاہ شہیدؒ ہیں۔ انشاء اللہ اس خانوادے کے فیوض وبرکات تا قیامت جاری وساری رہیں گے۔ حضرت شہیدالاسلامؒ کے نام سے مشہور ومعروف آرامگاہ ومسجد واقع برہنہ شاہؒ روڈ عیدی بازار میں مرجع خاص وعام ہے۔ اور ہر سال 24 محرم الحرام کو حضرت کا عرس شریف عقیدت واحترام کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar

Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com